

A. 1195

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُعَذِّبُكُم بِاللَّهِ عِصْيَانًا



فِي الصَّبْحِ الْكَلْبُ الْمَغْرِبِ الشَّمْسُ كَرِيْمٌ

حضرت امام علیہ السلام کے
 حق میں حق تعالیٰ نے مبارک
 کلام اور آیتیں بھیجی ہیں
 اور ان کے ساتھ ہی ان کے
 مخالفین اور منافقین کے
 کلام اور آیتیں بھیجی ہیں
 اور ان کے ساتھ ہی ان کے
 مخالفین اور منافقین کے
 کلام اور آیتیں بھیجی ہیں



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اعْلَمْ رَحِمَكَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ الْكَمَالَاتِ الَّتِي تَفَرَّقَتْ فِي

الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَدْ اجْتَمَعَتْ فِي نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أُعْطِيَ الْخِلَافَةَ كَمَا أُعْطِيَ آدَمُ وَدَاوُدُ

عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأُعْطِيَ الْمُلْكَ كَمَا أُعْطِيَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ

السَّلَامُ وَأُعْطِيَ الْحُسْنَ كَمَا أُعْطِيَ يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَأُعْطِيَ الْخَلَّةَ كَمَا أُعْطِيَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأُعْطِيَ

الْكَلَامَ كَمَا أُعْطِيَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأُعْطِيَ الْعِبَادَةَ

كَمَا أُعْطِيَ نُوْحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأُعْطِيَ الْوَحْيَ كَمَا أُعْطِيَ

عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأُعْطِيَ الْإِسْلَامَ كَمَا أُعْطِيَ مُحَمَّدٌ

حضرت امام علیہ السلام کے
 حق میں حق تعالیٰ نے مبارک
 کلام اور آیتیں بھیجی ہیں
 اور ان کے ساتھ ہی ان کے
 مخالفین اور منافقین کے
 کلام اور آیتیں بھیجی ہیں
 اور ان کے ساتھ ہی ان کے
 مخالفین اور منافقین کے
 کلام اور آیتیں بھیجی ہیں

حضرت امام علیہ السلام کے
 حق میں حق تعالیٰ نے مبارک
 کلام اور آیتیں بھیجی ہیں
 اور ان کے ساتھ ہی ان کے
 مخالفین اور منافقین کے
 کلام اور آیتیں بھیجی ہیں

وہ جو اختلاف انگریزوں نے جو پیدا کیا ہے۔

کَمَا أُعْطِيَ يُؤْتَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأُعْطِيَ الشُّكْرُ كَمَا أُعْطِيَ
 نوح عليه السلام وقد زيد له كمالات أخرى من أنواع
 الوَلَايَاتِ وَالْحُجُوبِيَّةِ الْمُنَاطِقَةِ وَالْإِصْطِفَاءِ الْمُنَاطِقِ
 وَالرُّؤْيَةِ وَالْقُرْبِ الْأَقْرَبِ وَالشَّقَاعَةِ الْعُظْمَى وَالْجِهَادِ
 مَعَ أَعْدَاءِ اللَّهِ تَعَالَى إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِنَ الْكَمَالَاتِ كَالْعِلْمِ
 الْوُسْعِيِّ وَالْعِرْفَانِ الْأَقْرَبِ وَالْقَضَاءِ وَالْفِتْيَانِ وَالْإِحْتِشَادِ
 وَالْقِرَاءَةِ وَغَيْرِهَا لَكِنْ بَقِيَ لَهُ كَمَالٌ لَمْ يُجْصَلْ لَهُ بِنَفْسِهِ
 وَهُوَ الشَّهَادَةُ وَالسَّرِّيَّةُ فِي عَدَمِ حُصُولِهَا لِنَفْسِهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَوْ اسْتَشْهَدَ فِي الْحَرْبِ لَادَّخَلَكَ الْمَكْرَمُ
 شَوْكَةُ الْإِسْلَامِ وَاخْتِلَالَ الدِّينِ فِي نَظَرِ الْعَوَامِّ وَلَوْ اسْتَشْهَدَ
 غَيْلَةً وَسِيًّا كَمَا وَقَعَ لِبَعْضِ خُلَفَائِهِ لَمْ يَشْتَهَرْ
 تَالِكًا

کتاب الشہادۃ
فی الدین

اَمْشِهَادِيْجِبِلْ وَلَا تَمَّتِ الشَّهَادَةُ لَانْ تَمَّ الشَّهَادَةُ اَنْ
مشہور ہوئی بلکہ پوری شہادت ہی نہ ہوئی اس واسطے کہ پوری شہادت اس کا نام ہو کر
 يَقْتُلُ الرَّجُلُ فِي الْغُرْبَةِ وَالْكُرْبَةِ وَيَقْرَجُوْا اَدَهٗ وَيُلْقِيْ
آدمی مارا جاوے سے سافری اور شقت میں اور اس کے کوسے کی کوچن کمان جاوے میں اور
 جَتَّهٖ مَطْرُوحَةً وَيَقْتُلْ حَوْلَهُ جَمْعٌ كَثِيْرٌ مِّنْ اِعْزَۃٍ
اسکی لاش میدان میں چری رہے اور اس کے گرد گرد بہت لوگ باغی
 اَصْحَابِيْهِ وَاَقَارِبِيْهِ اَنْ يَنْهَبَ مَالَهُ وَاَنْ تُؤَسَّرَ نِسَاۗئُهُ
بارون اور دیہون سے مارے جاوے میں اور مال اس کا لوٹا جاوے اور اسکی بیبیان اور بیٹے اس کے
 وَاَيَّتَامُهُ كُلُّ ذٰلِكَ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ فَاَقْضَتْ حِكْمَةُ اللّٰهِ
فیہ میں گرفتار ہوں اور یہ سب مصیبتیں صرف اللہ ہی کے واسطے ہوں فی سو حکمت الہی اور اسکی کار سازی سے بچا جا
 تَعَالٰی اِنْ يَلْعَوْهٖ اَلْكَمَالُ الْعَظِيْمُ بِسَائِرِ مَا كَانَ بَعْدَ وِفَاۃِ
کہ بھاری سے پیر ال کمال حضرت کے کمال میں بعد اسی وفات کے
 وَاِنْقِضَاۗءِ اَيَّامِ خِلَافَتِهِ الَّتِي تُنَافِي الْمَغْلُوْبِيَّةَ وَالْمَظْلُوْمِيَّةَ
وبعد گذرنے ایام خلافت کے کردنیا اور مظلومی اسکی مناسب نہیں
 بِرَجَائِ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ بِلْ بِاَقْرَبِ اَقَارِبِيْهِ وَاَعْرَ اَوْلَادِهِ
پہلے سے بعض مردان اہل بیت کے بلکہ بواسطہ اس شخص کے جو بہت ہی قریب ہو حضرت کے اقربا میں درجہ نبی علیہ السلام
 يَكُوْنُ فِیْ حُكْمِ اِبْنَائِهِ حَتّٰی يَلْحَقَ حَالُهُمْ بِحَالِهِ وَيُنْدَرِجَ
اور جو کہ ان لوگوں کے بیٹوں کے ہو تاکہ جاوے ان کے حال حضرت کے حال میں اور داخل ہو
 كَمَا لَهُمْ فِيْ كَمَالِهِ فَتَوْجَّهَتْ عِنَايَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی بَعْدَ اِنْقِصَاۗءِ
ان کے کمال حضرت کے کمال میں سو متوجہ ہوئی عنایت الہی بعد گذرنے
 اَيَّامِ الْخِلَافَةِ اِلٰی هٰذَا الْحَاقِ فَاسْتَنْابَتْ لِحَسَنِيْنِ
دنوں خلافت کے اس کمال کے ملائے پر تو نائب بنایا حسنین

۱۰

عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنْ أَبْنَاءِ جَدِّهِمَا عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ
علیہما السلام کو نانا کے مقام پر انچر برتر درود اور
 التَّحِيَّاتِ وَجَعَلَتْهُمَا مَرَاتِيزًا لِلاَحْظِيَةِ وَخَذَرًا لِلْجَاهِلِ
ہمت اور دونوں کو دو آئینے بنائے پر تو کمالی حد ہے فل اور دو شاہد ہوا اجماع صلفی
 وَلَمَّا كَانَتْ الشَّهَادَةُ عَلَى قِسْمَيْنِ شَهَادَةُ سِرٍّ وَشَهَادَةُ عَلَانِيَةٍ
اور چونکہ شہادت دو قسم پر تھی ایک پوشیدہ اور دوسری شہادت آشکارا
 قِسِمَتْ عَلَيْهِمَا فَاخْتَصَّ السَّبْطُ الْكَبِيرُ بِالْقِسْمِ الْأَوَّلِ وَلَمَّا
دونوں پر بیٹ لگی تو مخصوص ہوئے بڑے صاحبزادے فل پہلی قسم کے واسطے اور جو
 كَانَ أَمْرُهُا مَسْطُورًا لَمْ يَطْهَرْ لَهَا ذِكْرٌ فِي الْوَحْيِ وَأَبْهَمَ لَهَا
وہ امر محفل نماز پر بیٹل علیہ السلام نے کبھی انکو تذکرہ نہیں کیا اور جب شہادت
 عِنْدَ الْوُقُوعِ أَيْضًا حَتَّى وَقَعَتْ عَلَى يَدَيْهِ زَوْجَتَهُ
واقع ہوئی تو بھی شبہ ہی رہا یمان تک کہ یہ حرکت واقع ہوئی جرم خاص سے حالانکہ
 الزَّوْجَةُ مِنْ عِلَاقِ الْحَبَّةِ دُونَ الْعِلَاقَةِ وَكُلُّ ذَلِكَ
لہذا علاقوں محبت سے بڑی نہ کہ عداوت سے اور یہ سب
 لِأَنَّهُ مَبْنِيٌّ عَلَى السِّرِّ وَالْأَخْفَاءِ وَلِذَلِكَ لَمْ يُجْزِ بِهِ النَّبِيُّ
اس واسطے ہوا کہ اس شہادت کی بنا پوشیدگی پر تھی اور اسی واسطے غائب رسالت بناہ علی اللہ علیہ وسلم نے
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
بھی اسکی خیرندی اور نہ امیر المؤمنین سے رضی اللہ تعالیٰ
 عَنْهُ وَلَا غَيْرُهُمَا وَاخْتَصَّ السَّبْطُ الْأَصْغَرُ بِالْقِسْمِ
عندے فل اور نہ کسی اور نے اور مخصوص ہوئے چھوٹے صاحبزادے فل دوسری قسم
 الثَّانِي وَلَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ عَلَى الشُّهُورَةِ وَالْإِعْلَانِ أَنْزَلَ
کی شہادت سے فل اور جو بنا انکی شہرت اور اعلان پر تھی

فل تامل شہادت کان
 آئینوں رسول غائب شاہد
 جو چھوٹے اور بڑوں کی کیا
 جمع ہونا حال ہو
 فل غائب ابامبین
 علیہ السلام مندرجہ شہادت
 فل اور ابتدائے امت تک
 پوشیدہ یا رسم و عہد
 غائب المومنین علیہ السلام
 فل چھ شہادت ظاہر کی

وَأَمَّا إِلَى يَوْمِ الْحِسَابِ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ السَّعِيرِ

[illegible]

وَالْمَلَائِكَةُ وَالْأَسْفَلُ الْغَيْبِ الشَّهَادَةُ وَالْجِبْرِ وَالْإِنْسِ
 عالم بالا اور عالم خاک میں اور عالم غیب اور عالم شہادت میں اور جن اور آدمیوں میں
 وَالنَّالِجَةُ وَالصَّامِتَةُ إِذَا تَمَّ هَذِهِ الْقَدَمَةُ فَلَنْذَكُرَ
 اور گویا اور خاموش میں فل جب تمہیں اس مقدمہ کی ہر جگہ تو ہم کو لازم ہوا ذکر کرنا اسکا
 مَا يَتَعَلَّقُ بِهَذَا الْبَابِ مَعَ الْإِشَارَةِ الْمَقَامِ تَمَّ دَنَا مِنَ الْقَدَمَةِ
 جو تعلق رکھتا ہے اس باب سے مع اشارہ ان معنی میں کہ جب تک تمہیں میں نہ کہو ہر جگہ
 فَقَوْلُ أَقَاكُوزِ السِّبْطَيْنِ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 یہ کہہ گئے ہیں کہ ہونا دونوں صاحبزادوں کا بیٹے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
 وَسَلَوُ فَلَهُ وَجْهَانِ الْأَوَّلُ أَنَّ ابْنَ الْبَيْتِ لَهُ حُكْمٌ الْإِبْرَاهِيمِ
 اس دعویٰ کی دو دلیلین ہیں اول یہ کہ نواسہ پرچہ کے ہونا ہو اور اسی جہت سے
 يَعْدُ عَسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالثَّانِي أَنَّهُ فَقَدْ
 علیہ السلام بنی اسرائیل کو بلائے ہیں اول وہ سری دلیل یہ ہے کہ حضرت کے دو نکاح تھے
 نَبَتْ بِحُرْمَةٍ دُونَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمَا
 فقہ چنانچہ بہت روایتوں سے ثابت ہوا ہے کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیاہریاں کر لیں دونوں کو
 ابْنَيْ هَارِيٍّ وَرَوَى حَمْدٌ مُسْنَدٌ عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ السَّيْبِيِّ عَنْ
 یہ بیٹے ہیں اور روایت کی احمد نے اپنی کتاب سنہ میں ابوا اسحق سبیسی سے وہ اسے
 هَارِيٍّ ابْنِ هَارِيٍّ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
 ہارنی بن ہارنی سے اسنے امیر المؤمنین علی مرتضیٰ سے
 قَالَ مَا وَلَدَ الْحَسَنَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ
 کہ جب پیدا ہوئے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَوَى ابْنُ أَبِي مَسْقُومَةَ قُلْتُ
 صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کہا نام رکھا ہے تم نے میں نے کہو میں کیا

ف
 خاموش سے جانور
 اور رفت اور تیرا اور
 بنی شعریہ والوں میں
 ماحول سے تاجہ ملک
 کون وہ دل بکر اس درجہ
 آگاہ نہیں
 بیٹے یعقوب علیہ السلام
 کہ بیٹوں کے بیچ کے حال کو
 بیابان کے فقراں کی
 عات سے بجا اسراہیل
 بلانے سے
 تو اسطور جناب سینہ پر
 ہوا سلطان کا بن رسول
 اندھ ٹھہرے اسندہ علیہ السلام
 فلک شبنی کے سنی یہ بیک
 حشر کے شہادت و وفات
 سین علیہ السلام
 سنی بن بیع اس کے وزن
 بدنام ہے کہ اب ایک بیٹا
 ہوا ان سے کہ ان میں سے
 خدا نام کوئی عمر بن عبد اللہ

نام کا برہنہ نام پر مستفاد ہوا کہ اگر کوئی اس کا نام رکھنا چاہے تو اس کا نام رکھنا جائز ہے نہ رد اسے
 جابلیت پر اس واسطے جاب و لایت باب سے بھی جو اپنے بیٹوں کے نام صحابہ کبار اور خلفائے نامدار کے ناموں پر آج کل عمر عثمان عباس وغیرہ کے فائدہ ان روایتوں سے ثابت ہوا کہ حضرت محمد جناب زین العابدین کے حضور میں صحیح و سالم پیدا ہوئے اور اپنے پانی زبان وی ترچیان سے انکا

سَمِيَهُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وَلِدَ الْحَسَنَ قَالَ رُوِيَ
 نام رکھا جو انکا میں نے عرب سے فرمایا لیکن نام اس کا حسن ہے جو عرب پر ہمارے امام حسین علیہ السلام حضرت نے فرمایا کہ
 ابْنُ مَا سَمَيْتُمُوهُ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وَلِدَ الْثَّالِثَ
 میرے بیٹے کو کیا نام رکھا کرتے ہیں نے عرض کیا کہ عرب فرمایا حضرت نے بلکہ اسکا نام
 قَالَ رُوِيَ ابْنِي مَا سَمَيْتُمُوهُ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ
 حضرت نے فرمایا دیکھا وہ میرے بیٹے کا کیا نام رکھا کرتے ہیں نے عرض کیا کہ عرب فرمایا حضرت نے بلکہ اسکا نام
 مُحَمَّدٌ ثُمَّ قَالَ لِي سَمَيْتُهُمْ يَا سَمَاءُ وَلَدَ هَارُونَ شَبْرًا
 محمد نے فرمایا کہ میں نے انکا نام رکھا میں اولاد ہارون علیہ السلام کے ناموں پر بیٹے نہیں
 وَشَبِيرٌ وَشَبِيرٌ وَخَرَجَهُ الطَّبْرَانِي فِي الْكَبِيرِ وَالذَّارِقُطِي
 اور شبر و شبر اور اس کی روایت کیا طبرانی نے اپنی جمعہ میں اور دارقطنی نے
 وَأَخْزَاهُ دَوْلَةُ الْحَاكِمِ وَالْبَيْهَقِيِّ وَأَبْنُ عَسَاكَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو
 کتاب الاثر اذین اور عالم اور بیهقی اور ابن عساکر سب نے حضرت سے
 كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَخَرَجَ الْبَغَوِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ عَنْ سَلْمَانَ
 کرم اللہ وجہ سے اور روایت کیا محلی اسد بنوی اور طبرانی نے ابیہی مطلب کو سلمان فارسی
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِثْلَهُ وَفِي الْقَامُوسِ ثَبَرٌ لِبَقْمٍ وَشَبِيرٌ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور قاموس میں کہ ثبر لقم کے وزن پر اور شبر
 قَمَرٌ وَشَبِيرٌ كَحَدِيثِ ابْنِ هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَمَّا
 قمر کے وزن پر اور شبر محدث کے وزن پر بیٹے ہیں ہارون علیہ السلام کے پر
 لَوْ أَنَّ هَارُونَ بْنَ مَلَا حَطَّتْهُ صَلَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْرٌ
 ہونا حسین کا اپنے واسطے ہر تو جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 وَجْهَيْنِ لَا قَوْلَ مِنْ جِهَةِ السِّيَادَةِ لِلطَّلَقَةِ فَقَدْ خَرَجَ
 دو دلیل سے ثابت ہو اول بہت سیادت مطلقہ و چنانچہ روایت کی

استفاد ہوا کہ اگر کوئی اس کا نام رکھنا چاہے تو اس کا نام رکھنا جائز ہے نہ رد اسے
 جابلیت پر اس واسطے جاب و لایت باب سے بھی جو اپنے بیٹوں کے نام صحابہ کبار اور خلفائے نامدار کے ناموں پر آج کل عمر عثمان عباس وغیرہ کے فائدہ ان روایتوں سے ثابت ہوا کہ حضرت محمد جناب زین العابدین کے حضور میں صحیح و سالم پیدا ہوئے اور اپنے پانی زبان وی ترچیان سے انکا

نام کا برہنہ نام پر مستفاد ہوا کہ اگر کوئی اس کا نام رکھنا چاہے تو اس کا نام رکھنا جائز ہے نہ رد اسے
 جابلیت پر اس واسطے جاب و لایت باب سے بھی جو اپنے بیٹوں کے نام صحابہ کبار اور خلفائے نامدار کے ناموں پر آج کل عمر عثمان عباس وغیرہ کے فائدہ ان روایتوں سے ثابت ہوا کہ حضرت محمد جناب زین العابدین کے حضور میں صحیح و سالم پیدا ہوئے اور اپنے پانی زبان وی ترچیان سے انکا

النَّسَائِيُّ وَالرُّوَيْبِيُّ وَالضَّبْيَاءُ عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبُو بَعْلَةَ عَنْ

نشان اور رویائی اور ضیا و مقدسی نے حذیفہ سے سے ابوی بعلی سے

أَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَبْنِ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ

ابی سعید سے اور ابن ماجہ سے عبداللہ بن عمر سے اور ابن عدی سے عبداللہ بن

مَسْعُودٍ وَأَبُو نَعْيَمٍ عَنْ عَلِيٍّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْكَبِيرُ عَنْ عُمَرَ

مسعود سے اور روایت کی ابو نعیم نے علی رضی سے اور الطبرانی نے کبیر بن عمر فاروقی رضی سے

وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءُ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَمَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ

اور جابر اور براء اور اسامہ بن زید اور مالک بن حویرث سے

وَالدَّيْلَمِيُّ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي عَسَاكَرٍ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبْنِ عُمَرَ وَأَبْنِ

اور دیلمی سے انس سے اور روایت کی ابن عساکر نے عائشہ صدیقہ و عبداللہ بن عمر و عبداللہ بن

عَبَّاسٍ ابْنِ رُمْثَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

عباس اور ابی ریمثہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابٍ هَلِ الْجَنَّةُ وَزَادَ ابْنُ

کہ حسن اور حسین سردارین بہشتی جو ان کے وف اور ابن

مَاجَةَ وَغَيْرُهُ وَأَنَّهُمَا خَيْرُ مَنْهُمَا وَعِنْدَ الطَّبْرَانِيِّ وَأَنَّهُمَا

ماجہ و غیرہ نے اتنی روایت زیادہ کی کہ باپ ان دونوں کا بہتر ان دونوں اور طبرانی نے یہ بڑھایا کہ باپ ان دونوں کا

أَفْضَلُ مِنْهُمَا وَزَادَ الْحَاكِمُ وَأَبْنُ حَبَّانٍ وَغَيْرُهُمَا إِلَّا ابْنِ

اسے فاضل تر اور اور ابن حاکم ابن حبان و غیرہ نے اتنی روایت اوہی بیان کی کہ

الْحَالَةِ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَحْيَى ابْنَ زَكَرِيَّا وَمِنْ مُتَفَرِّعَاتِ

سولہ دو حالانہ عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا اور اس میں سے متفرعات

هَذِهِ الرَّاثِيَّةُ كَوْنُ مُحِبِّهِمَا مُحِبَّةً وَبُغْضِهِمَا بُغْضُهُ صَلَّى اللَّهُ

یہ اثر کہ محبت حسینین یعنی محبت رسول خدا پر اور عداوت اُنکی کو یا محبت صلی اللہ

فصل بیست و بیست و یکم
ملافتہ کی ان کے طریقہ
عہ روی مس کیا

۹
سید الشہداء
سید بنی ہاشم
سید بنی ہاشم

اور چونکہ دوستی رسول کی
جینہ دوستی خدا کی ہے اور
دشمنی رسول کی دشمنی خدا کی
ہے پس حسین کی

احمد دہان کھڑے اور جیب یہ خبر
کوسٹ والوں کو پہنچی لوائے کیا احسن سے بہشت لہر ہو

۱۲

امیر اکبری اور ارجنٹینا کے
منشیات اور بدعنوانی کو
شمار لینا کہ اسے اور انھیں
کے طریقہ پر پہچاننا اور انھیں
اور ان کے فاسقوں اور
فاحشوں سے ایسا ہی
بیزار ہونے کا چیلنج کر رہے ہیں۔
پلیس سے

فلا اذلیک رعایت میں
اشعار ہزاروں ایک رعایت میں
نہیں ہزاروں ایک رعایت میں
کتاب
بجائے ہزاروں ایک رعایت میں
بجائے ہزاروں ایک رعایت میں

كثُرُوا كَتَبُوا الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِدَعْوَةِ الْيَهُودِ
اور لکھا جناب امام حسین علیہ السلام کو کہ آپ کے ہمارے
یہذون کہ بالقیام بین کید ہم بانفسہم واموالہم
ہم مدعو ہمارے جان اور مال سے حاکمین
وبالغوائی ذلک وتابعت الیک نحو مائة وخمسة وثمانون
اور بیعت مینا لکھا حسین کیا اور تار بند حاکمون کا آپ کی طرف قریب درود سو خط کے
من کل طائفة وجماعة فسیر الیہم ابن عمہ مسلم بن
برایک فرقہ اور گروہ کی طرف سے پھر رواد کیا امام نے ان کی طرف جہاز دے بجائی مسلم بن
عقیل وحمہم علی نصرتہ وحمایتہ فلما وصل مسلم
عقیل کو اور انھوں نے کید کی مسلم کی مدد اور حمایت پر پھر جب پہنچے مسلم
الکوفة نزل فی دار المختار ابن عبیدہ وبایع الحسین
کوفہ میں اتار دئے محمد بن مختار بن عبیدہ اور بیعت کی امام حسین کی
ید یہ خلق کثیر اکثر من اثنی عشر الفا فاطلع علی ذلک
مسلم کے ہاتھ پر بہت خلق نے زیادہ بارہ ہزار آدمیوں سے فل پھر اس کی خبر ہوئی
لنعمان بن بشیر فی الکوفة من جانب یزید وکان
نعمان بن بشیر کو جو کوفہ میں حاکم تھے یزیدی کی طرف سے اور کھے
صحاہ یافند الناس علی ذلک لکن الکتفہ بمجرہ التہنید
وہ صحابی سودھ کا بالو کون کو اس بیعت سے لیکن فقط دھمکی پر تھان
ولم یتعزز لاحد فکتب مسلم بن یزید الخضر وعمارہ
اور کسی کا تعزز نہ کیا تو لکھ بھیجا مسلم بن یزید صحری اور عمارہ
بن الولید بن عقبہ الی یزید یخبر انہ عن امر مسلم وکیل
بن ولید بن عقبہ سے یزید کو خبر مسلم کے حال کی اور جو

٧٠

17

مجلس

الاعتماد

کتابخانه

تاریخ

بسم الله الرحمن الرحيم

مفتی محمد رفیع الرحمن

14

[illegible]

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

...

خلق و البراءة

الحمد لله رب العالمين

...

أَهْلَ الْكُوفَةِ إِلَيْهِ وَتَخَافُ النَّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْهُ فَعَزَلَ

اہل کوفہ کی اس طرف اور مصلحت کرتا نعمان بن ابی بکر سید محمد علیا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میں نے یہ نفعان کو اور اسکی جگہ کوئے کا حاکم کیا عبید اللہ ف بن زیاد کو اور وہ بچا حاکم بنا

علم البحر: صوجه عبید اللہ بن زیاد بن ابی سہل
 اہلب کاہنم جیل عبید اللہ بن زیاد بھرتے کوئے کو

وَدَخَلَهَا لَيْلًا مَرَجَمَهُ الْبَاقِيَةُ فِي لِبَاسِ هَلْ حِجَازٍ وَأَوْهَمَ
اور سوچا وہاں رات کو جنگل کی طرف سے حجازیوں کے لباس میں اور دیکھو کھانا دیکھ

إِنَّهُ الْحَسْبُ عَمَلُهُ السَّلَامُ فَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ وَحَمَلَهُ اللَّيْلُ

وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَمَشُوا بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالُوا مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ

اور سلام کیا اٹھو اور چلے آئے اٹھے اور کھتے تھے خوب آئے آپ اسے گھرنے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چاروں بیان کہ پہنچ گیا عالم نشین مکان میں مجھ پر رسول اللہ انا تمہارا مبارک ہو

اصبح جمع الناس فوق عليهم منشور الايالة وهذا هو
صبح ہوئی تو جمع کیا ابن زیاد نے لوگوں کو اور برے برے روئے والے اپنی حکومت کی سند اور بہت دھمکیاں

وَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَخْلُفَةِ يَزِيدَ وَفَرَّقَ جَمَاعَةَ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلَ

بِالْحِيلَةِ وَالتَّدْبِيرِ وَخَفِيَ مُسْلِمٌ فِي دَارِهَا ثُمَّ عُرِوَةٌ

چلے اندر سے قتل امجدیو رہے مسلم گھر میں آئی بن غزوہ کے

سید الدین زکریا دے محبوب اشعت کو ٹھوس سی خون کے ساتھ باقی کے کھرچ

[illegible]

خوش بختان و خوش بختان
 بین تو و دل و دیا
 و حکایت مسلم کی بیعت
 علی غفاریان تو بر باد
 اور خداوند کریم
 ای کدو را بر باد
 که لک لک و لک لک
 و لک لک و لک لک

میں اللہ کا دین

فلا
مقول کہ جب نہ
مسلم نہ کوئے
کی مسجد میں نہ
فرق نہ ہو کی یا نہ
تو آپ کے ساتھ
پاسنوا دی تھے کہ
جب سلام پھیرا
ایک بھی نہ تھا
ایسی بلدی جیسا
مکے ۱۲ عمر
۱۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

فَأَنذِرْ لَهَا يَوْمَ عُرْوَةِ فَحْشٍ هَاجِرٍ رَّوْسَاءَ الْكُوفَةِ
سودد کو لالہ بانو بن عروہ کو بھرا اسکو قید کیا اور قید کیا سب ریشیوں کو سنے کو
عِنْدَكَ فِي الْقَصْرِ وَالْخِمْرِ مَسِيماً فَتَادِي شَعَارَةَ فَاجْتَمَعَ
انچ پاس الی محل میں اور جب سلام کو یہ خبر ہوئی تو بھرا اسکو قید کیا اور قید کیا سب ریشیوں کو سنے کو
مَعَهُ أَرْبَعُونَ الْفَاوِاحِطُ أَحْوَلُ الْقَصْرِ فَأَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ
انکے ساتھ چالیس ہزار اور گھبرا لیا انھوں نے اس محل کو بھرا اسکو قید کیا اور قید کیا سب ریشیوں کو سنے کو
الْأَسَارَى مِنْ رُؤْسَاءِ الْكُوفَةِ أَنْ يُكَلِّمُوا عَشِيرَتَهُمْ
قیدی ریشیوں کو سنے کو تاج محل میں اپنے لوگوں کو
وَرَدَ وَهُمْ عَنْ رِفَاقَةِ مُسْلِمٍ فَكَلِمٌ هُمْ فَتَقَرَّقُوا كَأَنَّهُمْ
رفاق سے مسلمان چاہتے تھے سمجھا لے تھے تیرے ہوئے سب لوگ اور بھرا اسکو قید کیا اور قید کیا سب ریشیوں کو سنے کو
وَأَمْسَى مُسْلِمٌ فِي خَمْسَةِ مَائَةٍ فَلَمَّا اخْتَلَطَ الْكَلَامُ ذَهَبَ
اور شام تک ساتھ رہ گئے مسلمان کے فقط پاسنوا دی جب اندھیرا ہوا تو چھپت ہوئے
أُولَئِكَ أَيْضًا وَبَقِيَ مُسْلِمٌ وَحْدَهُ فَتَرَدَّدَ فِي الطَّرِيقِ فَأَلَّ
وہ بھی اور مسلمان گھبرا لے گئے ف تو متردّد ہوا راہ میں ف بھرا اسکو قید کیا اور قید کیا سب ریشیوں کو سنے کو
مَنْزِلَ امْرَأَةٍ فَاسْتَسْقَاهَا فَسَقَّتْهُ وَأَدْخَلَتْهُ فِي مَنْزِلِهَا
ایک عورت کے گھر ف اسکی بانی مانگا سو اسکی خدمت نے بانی بلا یا اور چھپا لیا مسلمان کو اپنے گھر میں
وَكَانَ لَهَا مَوْلَى مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ فَأَنْطَلَقَ فَأَخْبَرَ مُحَمَّدًا
اور تھا بیٹا اس عورت کا جلیل محمد بن اشعث کا انچے جا کر انچے میان کو میری
وَأَخْبَرَ مُحَمَّدٌ عَبْدَ اللَّهِ فَبَعَثَ عَبْدُ اللَّهِ عُمَرَ وَبْنَ كَرِيشٍ
اور انھنے عبد اللہ بن زیاد سے یہ حال کہا پھر بھیجا عبد اللہ بن زیاد نے عمرو بن کریش
صَاحِبَ الشَّرْطِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ فَلَحَاطًا بِالْأَفْحَرِ
کوئے کے کو قاتل کو اور محمد بن اشعث کو سوا لے جا کر گھبرا لیا گھر کو تو لے

عائشہ بن ابی بکر

۱- جناب عربین حضرت
اور عربین اشقت نہ تھے
یہاں دجا کا کہہ دیا کہ

کیا اور نصیحتوں کو فراموش

پیشکش کیلئے درخواستیں

بیرون انٹرنیٹ کے این این ایف
یہاں لیجیو اس طرح کے حالات
یہاں لیجیو اس طرح کے حالات

میں نے اپنے

مُسْلِمٌ بِسَيْفِهِ يُقَاتِلُهُمْ فَإِنَّهُ مُحَمَّدٌ بْنُ الْأَشْعَثِ الْأَمَلِيُّ

مسلم فن تلوار لیکر اور لڑنے کے پھر دی اسلام کو محمد بن اسحق نے امان

فَجَاءَهُ الْعَبْدُ الَّذِي فُضِّلَ بِعُنُقِهِ وَالْقَحْطَةُ وَالنَّاسُ

اورے کیا پاس عبید اللہ بن زیاد کے "تواس" بھی گردن مارا مسلم معلوم کو اور اپنی لاش کوادی لوگوں کے درپردہ

وَصَلَبَ هَانِئًا وَكَانَ ذَلِكَ ثَلَاثَ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

اور سعی و فراہانی کو اجتناباً یہ واقعہ تیسری تاریخ دی محبت

سنة ستين من الهجرة وقتل عبيد الله محمد أو ابراهيم

۱۸۰
سابقہ

انجیری میں اور شید کیا ابن زیاد نے محمد اور ابراہیم

ابن مسلم انضم معه وفي ذلك اليوم خرج الحسين عليه السلام
 دونه ابن مسلم

دولوں میں سے کسی کو سنا کہ اے اور جس دن مسلم سمیٹ ہوئے اسی دن چلے جاں حسین علیہ

السَّلَامُ مِنْ مَلَكَةِ إِلَى الْمَلَكَةِ وَفِيهِ وَقِيلَ كَانَ خُرُوجُ حَقِيقَةٍ
السَّلَامُ عَلَى سَكُونَةٍ كَمَا فِي الْمَرْفُوعِ

اسلام ہے تو نے کی طرف سے اور جیوں کے لئے یہ دعا ہے اس میں

التَّوْبَةُ وَكَانَ سَبَبَ خُرُوجِهِ أَنَّ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيلٍ كَانَ

پاکستان کے لیے

فَذُكِّرْ بِالْإِلهِ يَلْمِسُ قَدُومَهُ وَلَمَّا تَجَهَّزَ بِالْخُرُوجِ مِنْهُ
 لَمَّا تَحَاكَرَ بِيَمَانِ الشَّرَفِ لَأَيِّهِ **فَلَمَّا** أَوْجِبَ أَلْحَاقَ تَبَارَى كِي جَلَسَ كِي

وہاں سے آکر کھڑے ہوئے۔

عزذلك ابن عباس و ابن عمر و جابر و ابوسعید خدری
اس صفحہ سے عباس بن عباس اور عمر اور جابر اور ابوسعید خدری

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

وَاتَّبَعُوا أَوَّلَ مَا لَبِيتِي فَلَمْ يَجِدُوا فِيهِمْ وَمَالَ إِلَى سَمْعِ عَيْنِي
اور بالواقعہ کہنے سے کہ سوئے مانا امان نے ان کے شمع کو اور نہ لایا کہ سنا ہی پہنچے اے والد علی ہر قسم کی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یقول سمیع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رب کبیر
کہ کتب ہے کہ سنا ہے میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ الہیائے رب کے سبب سے

[illegible][illegible]

عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ فَفَكَانَ دَمُهُمْ عَلَى بَيْعَتِهِمْ
 اس شہر کے پہونچے اور تم کو سنے کے رہنے والے ہو سو اگر تم قائم رہو اور اپنی بیعت اور اقرار
 دَخَلْتُمْ مَصْرَكُمْ وَالْأَنْصَرُوتُ فَقَالَ لَهُ الْخُرَّاءُ وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ
 کوین جلون مسمارے شہرین اور زمین کو پلٹ جاؤں جس نے کہا واللہ مجھ کو خبر نہیں
 هَذِهِ الْكُتُبُ لَا الرَّسُلُ وَلَا يُمْكِنُ الرَّجُوعُ إِلَى الْكُفُوفَةِ
 ان خطوں کی اور یہاں تک کہ اور میں کو پلٹ بھی نہیں سکتا کوئے لیسٹ
 فَلَا أَفَارُكَ أَوْ أَقْدَمُ بِكَ إِلَيْهِ وَطَالَ الْكَلَامُ بَيْنَهُمَا
 سو یہاں اب نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ اگر اس کے پاس نہیں ہوں فل اور بہت سی گفتگو وہاں ہن ہن
 فَأَخْرَفَ الْحُسَيْنَ عَنْ طَرِيقِ الْكُفُوفَةِ وَنَزَلَ بِكَرْبَلَاءَ
 کوئے امام حسین کوئے کی راہ سے اور کر بلا میں جا کر اترے
 فِي الْيَوْمِ الثَّانِي مِنَ الْحَرَمِ سَنَةً إِحْدَى وَسِتِّينَ وَمَا
 دوسری تاریخ محرم سنہ اسی ہجری میں اور جب
 نَزَلَ بِهَا سَأَلَ عَنْ اسْمِهَا فَقِيلَ هَذَا مَوْضِعٌ يُقَالُ لَهُ كَرْبَلَاءُ
 وہاں اترے پوچھا اس جگہ کا کیا نام ہے تو کوں نے کہا اسکو کر بلا کہتے ہن
 فَقَالَ هَذَا مَوْضِعٌ كَرَفٍ بَلَاءٍ فَنَزَلَ الْقَوْمُ وَحَطُوا لِثْقَالِ
 نہ پایا یہ جگہ بے نیچ اور ہلاکی پسہ اترے سب لوگ اور اتار رکھے پوچھ
 وَنَزَلَ الْحَرُّ وَجِيشُهُ قِبَالَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْضِ
 اور اتر اس کے اپنے لشکر روبرو امام حسین علیہ السلام کے زمین
 كَرْبَلَاءَ ثُمَّ كَتَبَ أَنْزَلَ بِكَرْبَلَاءَ إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 کر بلا پر خط لکھ کر بھیجا ہن زید نے ایک خط امام حسین علیہ السلام کو
 يُطَالِبُهُ لِيُبْعِدَهُ يَزِيدُ فَلَمَّا وَرَدَ الْكِتَابُ عَلَى الْحُسَيْنِ
 کہتے کر بیجے یزید کی بھر جب خط پہونچا امام حسین علیہ السلام کے پاس

[illegible]

شکر ساقی بن عجم
ابن سعد بن
عزیز بن عبد الوہاب
سودہ بن ابی ہریرہ
امام ابو یوسف
۱۲۵ مولانا علی
نام تھان مشرق وندھا
دارین خلیفہ ایران
کے مستحق اور
کو خراسان
سنائی ایک نہ

فَقَرَأَهُ وَالْقَاءُ وَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ لِلرَّسُولِ وَالْعَبْدِ جَوَابُ
 اور آپ نے اسے پڑھا تو اسے ڈلایا اور فرمایا امام حسین علیہ السلام نے نبی سے کہ اے جواب دہرے پاس کچھ نہیں ہے
 فَجَاءَ الرَّسُولُ إِلَى ابْنِ زِيَادٍ فَاسْتَدَّ غَضَبُهُ وَجَمَعَ النَّاسَ
 اور نبی آیا ابوبکر ابن زیاد نے اسے جواب دیا کہ اے غصہ ابن زیاد کا اور لوگوں کو جمع کیا
 وَجَهَزَ الْعَسَاكِرَ وَجَعَلَ مَقَدِّمَهَا عُمَرَ ابْنَ سَعْدٍ وَكَأْوَالِيهَا
 اور وہ ہمیں تیار کیں اور انکا سر سالار بنا یا عمر ابن سعد کو اور کھانسی
 عَلِمَ الرَّسِيُّ فَاسْتَعْفَى مِنْ خُرُوجِهِ إِلَى قِتَالِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ
 ملک نے اسے کا حکم سنا اسنے پہلو ہنسی کی امام کی طرف مانتے سے واسطے نہ دیا کی کہ
 لَهُ ابْنُ زِيَادٍ مَا أَنْ تَخْرُجَ وَإِنَّمَا أَنْ تَتْرَكَ وَلَايَةَ الرَّسِيِّ
 ابن زیاد نے یا تو اسے کہ جا یا چھوڑ دے حکومت رے کی
 وَتَقْعُدَ فِي بَيْتِكَ فَاخْتَارَ وَلَايَةَ الرَّسِيِّ وَطَلَعَ الرِّقَابَ الْحُسَيْنِ
 اور چھوڑ دے گھر میں اسنے سو اسنے حکومت رے کی اختیار کی اور امام حسین علیہ السلام سے ٹھکرایا
 بِالْعَسَاكِرِ فَمَّا زَالَ ابْنُ زِيَادٍ بِحِجَّتِهِ مَقْدِمًا وَمَعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ
 گوج لیکر نکلا سو ابن زیاد بد نہاد چھینا گیا ایک ایک سردار اعدائے سادہ
 النَّاسِ لَمَّا رَأَوْا ابْنَ زِيَادٍ جَمَعَ عِنْدَ عُمَرَ ابْنَ سَعْدٍ اِثْنَانِ وَعِشْرُونَ
 لاکھ ہمارے پاس کہ جمع ہو گئے عمر بن سعد کے پاس بیاسیس
 الْقَامَا بَيْنَ فَارِسٍ وَرَاجِلٍ فَنَزَلُوا بَيْنَ الْفَرَاتِ وَحَالُوا
 ہزار سوار اور پیادے اور انترے کنارے دریا سے فرات کے درمیان ہو گئے
 بَيْنَ الْمَاءِ وَبَيْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاصْحَابِهِ وَكَانَ النَّاسُ
 پانی میں اور امام حسین علیہ السلام کے لوگوں میں
 مِنْ خُرُوجِ مَعَهُ لِقِتَالِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِينَ كَانُوا
 عرصہ کے ہمراہ امام حسین علیہ السلام سے لڑنے کو دیئے گئے جن کو کچھ زیادہ لکھ دیا ہے

فخر سلاطین عجم
 گو کہ بایان ہو چرخ
 ذرات کے کنارے
 ڈیرہ کیا ادا امام حسین
 کے لوگوں کو بانی یض
 سے مانع ہوا یہاں تک
 کہ پیاس اہلیست
 پر حرمہ زندگیاں تک
 ہوا ادا اس وقت
 یزید بھائی امام حسین
 علیہ السلام سے اجازت
 لیکر عربین سے
 اس اسلام پر
 اور محمد نذرات کا
 بیٹن اور نون و
 فرزند اہل بیت
 رسول کو اس سے
 مانع آئے اور کچھ
 کی کہ بانی محمد
 کے کہ بانی محمد
 نہیں جانی خدا
 کے کہ بانی محمد

[illegible]

جس کے نام کا جان سارا اور داخل سہما اور وہاں محکمہ کے متعلقہ دہن

مَقْقُولًا فِي نَصْرِكَ لَعَلَّ أَنَا لَشَفَاعَةِ جَدِّكَ غَدَا تَرَكْتُ

مارا جان آپ کی مدد میں شاید اس جان فدا کرے تاکہ شفاعت فرماتے ہیں مجھ کو نصیب ہو یہ لکھ کر چلا گیا

عَلَى عَسْكَرِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُهُمْ حَتَّى قُتِلَ وَقُتِلَ

لَكَ عَمْدُ بْنُ سَعْدٍ پھر خوب لڑتا رہا اس گروہ بیدین سے یہاں تک کہ وہ آپ شہید ہوا اور

مَعَهُ أَخُوهُ وَابْنُهُ وَمَوْلَاهُ أَيْضًا فَأَلْتِمُ الْقِتَالَ حَتَّى قُتِلَ أَصْحَابُ

ان کے ساتھ اس کا بھائی اور بیٹا اور غلام سب شہید ہوئے پھر خوب لڑائی ہوئی یہاں تک کہ مارے گئے ہمراہی

الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا سِرَّهُمْ وَوَلَدَهُ وَخَوْتَهُ وَبَنُو عَدُوِّ

امام حسین علیہ السلام کے سب اوروں کے ساتھ جو اس کے بھائی اور بھائی اور بھائی اور

بَقِيَ وَحْدَهُ فَبَارَزَ بِنَفْسِهِ وَسَيْفِهِ مَصْلُتٍ فِي يَدِهِ فَلَمْ يَزَلْ

آپ تنہا رہے بہر خود مقابلے کے اور کل تلوار آپ کے ہاتھ میں تھی پھر خوب

يُقَاتِلُ وَيُقَاتِلُ مِنْ بَرٍّ زِلْ إِلَيْهِ حَقٌّ قُتِلَ مِنْهُمْ الْكَثَرُ فَالْتَحَنَتِ

لڑنے لگے اور جو صف سے نکلتا تھا ان کو آپ مار دیتے یہاں تک کہ مارا ان میں سے بہت لوگوں کو پھر پھر

الْجِرَاحَاتُ وَالسَّهَامُ تَأْتِيهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَأَقْبَلَ الشِّمْرَ

زخموں نے اور تیر برسے گئے ماروں طرف سے اور سامنے آیا شمر

ذَوِ الْجَوْشَنِ السَّكُونِيَّ فِي كَيْسِيَّتِهِ فَمَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَحْلِهِ

زور جوشن سکونی اپنی فوج کے ساتھ سو مارا گیا ہو گیا اور جلیان امام کو دیا گیا

وَحَرَمَهُ فَصَاحَ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيَجْمَعُ يَا شَيْعَةَ

الہی بیت کے پھر اٹھ کر سے امام حسین علیہ السلام کو فرمایا ہو کھڑے اسے گروہ

الشَّيْطَانِ إِنَّمَا الَّذِينَ أَقَابَكُمُ فَأَلَكُمُ تَعَرَّضُوا لِلْحَرَمِ

شیطان کے ہیں جسے روکھوں ملے کہہ دالوں سے کیا کام

فَإِنَّ النِّسَاءَ لَمْ يُقَاتِلَنَّكُمْ فَقَالَ الشِّمْرُ لَأَضْحَاكُمُ كَفَوَا عَنِ النِّسَاءِ

جی بیان تو کہتے ہیں کہ نہیں لڑیں گے تو شمر نے اپنے لوگوں سے کہا نہ جاؤ عورتوں کی طرف

سہ سکن بالغ تمام قید
از بین ۱۴۴۱
۲۲
بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام
على سيدنا محمد
وآله الطيبين الطاهرين
الطراز الجليلين
الجعفرين

وَأَقْبَدَهُ الرَّجُلُ فِي نَفْسِهِ فَمَالُوا بِالسَّهَامِ وَالرِّمَاحِ حَتَّى
اور اسی شخص کو سووہ ظالم پھر بڑے امام پر تر اور نیزے لیکر بیان ملک کہ
 سَقَطَ عَلَى الْأَرْضِ شَهِيدًا وَجَزَّ رَأْسُهُ نَصْرُ بْنُ خَرْشَةَ
گر بڑے آنحضرت زمین پر شہید ہو کر اور سر مبارک کو کاٹنے لگا نصر بن خرشہ
 فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى قَطْعِ رَأْسِهِ فَزَلَّ خُوَلِيٌّ بَنَ يَزِيدَ فَقَطَعَ
سو نہ کاٹ سکا تب او تراخولی بن یزید تو اسنے کاٹا
 رَأْسَهُ وَفِي رِوَايَةٍ فَقَالَ الشَّيْخُ لِأَصْحَابِهِ وَيَكُفُّ مَا تَنْتَظِرُونَ
اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا شیخ ملعون نے اپنے ساتھیوں کو کہ یوں کیا راہ دیکھتے ہو
 بِالرَّجُلِ قَدْ اتَّخَذْتَهُ لِحَاثٍ فَتَوَلَّتْ عَلَيْهِ السَّهَامُ وَ
اب تو جو چر گیا ہی اس شخص کو دشمنوں نے پھر یہ سنتے ہی تار بنہ گیا امام حسین علیہ السلام پر پیر اور
 الرِّمَاحُ حَتَّى وَصَلَ سَهْمٌ شَقِيٍّ مِنَ الْأَشْقِيَاءِ الْوَحْشِكَةَ
نیزوں کا بیان تک کہ بارہو گیا ایک ظالم کا کھیر مالو مبارک سے
 فَسَقَطَ عَنِ الْفَرَسِ ضَرْبُهُ شِمْرًا عَلَى وَجْهِهِ فَأَدْرَكَهُ سَيْفُ
پھر گر پڑے آنحضرت گھوڑے سے اور اسی حال میں تلوار ماری شمر تلوار نے سر کو مبارک پر پھر اسے نشان
 بَنِ النَّسْرِ النَّخَعِ فُطِعْنَةُ بَرْمُحٍ وَنَزَلَ خُوَلِيٌّ بَنَ يَزِيدَ
ابن انس جس نے نیزہ مارا فس اور اشراخولی بن یزید
 لِيَقْطَعَ رَأْسَهُ فَأَرْتَعَدَتْ يَدَا هُفَازٍ فَزَلَّ أَخُوهُ سَيْبُ بْنُ يَزِيدَ
سر کاٹنے کو سوا نہ پنے لے اگلے ہاتھ پھر اُترا اٹکا بھائی سہیل بن یزید
 فَقَطَعَ رَأْسَهُ وَدَفَعَهُ إِلَى أَخِيهِ خُوَلِيٍّ ثُمَّ دَخَلُوا عَلَى الْحَرَمِ
اچھے لاکھار مبارک کو اور حوالے کیا اپنے بھائی خولی کو بعد اسکے گھس کرے اہل بیت کے گھر میں
 وَأَسْرُوا اثْنَيْ عَشَرَ غُلَامًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَمِنْ نِسَاءِ
اور قید کر لیے بارہ لڑکے بنی ہاشم سے اور جتنی بی بیان حسین

ف
 بخیر اگر ہم بیچارے
 دیکھیں بن خورشہ نے سر
 مبارک کے کاٹنے کا
 ارادہ کیا مگر صبح
 روانہ ہو کر کہ یہ
 شقاوت زل
 میں خولی بن یزید
 کی نقد پر میں
 کھنسی لکھی
 کے مبینہ
 خولی و بن یزید
 اگرچہ امام حسین
 کے قتل میں مبتلا
 سے ملعون شریک ہے
 لیکن یہ روز ارم مبارک
 کا شریک تلوار اور
 نشان بن انس کا
 نیزہ لگانے کا ساتھ
 دالغ ہوا اسی جہت
 یہ دونوں قاتل شمار
 ہیں ۱۱ خولی و بن یزید
 بخیر ان دونوں ۱۲ خولی و بن یزید

[illegible]

وَأَمْرٌ عَنِ سَعْدٍ وَشَمِ نَفَرًا كَمَا أَخْبَرَهُمْ وَأَوْطَوْا الْحُسَيْنَ

اور حکم کیا عمر بن سعد اور شمر ذی الجوشن نے لوگوں کو سوسو گھوڑوں پر چڑھ کے ان شنگ لوہے سے زورداراٹھ امام حسین

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَرْسَلُوا الرَّاسَ إِلَيْكُمْ مَعَ بَشِيرَيْنِ

عذیہ السلام کو فٹ اور بھیجا۔ مبارک فٹ

سَالِكٌ وَخَوْلَى بْنُ يَزِيدَ إِلَى ابْنِ زِيَادٍ وَاسْتَشِيرَهُمَا

مالک اور غولی بن نیرید کے ساتھ ابن زیاد باس **ف** اور شہید ہوئے

الحُسَيْن عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ الْعَبَّاسُ وَعُمَرَانُ

امام حسین علیہ السلام کے ساتھ آج کے اہل بیت میں سے **فیل** عباس اور عثمان

وَوَحْيَنَ وَعِندَ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ الْمُطَّلِبِ وَالْقَاسِمُ

اور محمد اور عبداللہ اور جعفر باجی بیٹے حضرت علی بن ابی طالب کے اور قاسم

وَعَبْدُ اللَّهِ وَعُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقِيلَ مَعَهُ

اور عبد اللہ اور عمر اور ابوبکر جابر علیہ السلام کے اور شاہید ہوئے

اِنَّا هُوَ عَلَى الْاَلَامِ قَاتِلٌ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيهِ حَتَّى قَتَلَ

شہید و عبد اللہ قتل صغیر ابرار باراء جاء لا ستم شقی

ف اور دوسرے عبداللہ ف بچے ہی مارے گئے مگر بلا میں اپنے باب کی کو میں لکھا کہ اس کا ایک ہی کا

وہوئی جی بیکہ فضلہ و تیل معہ محمد و عورتیں
سو شہید ہوئے اور امام حسینؑ کے ساتھ شہید ہوئے محمد اور عورتیں و بیٹے عبد اللہ

الحمد لله وحده والحمد لله وحده والحمد لله وحده

ابن جعفر طیار کے اور عبد اللہ اور عبد الرحمن
اور جعفر بن یحییٰ عقیل بن

الْبَطَالِ الْكَافِرِ وَاللَّاهِيَةِ الْعَنِتَّةِ كَأَن تَشْرُدُ

ابن طالب کے فری راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان صاحبزادے اور امام شہید ہونے والے دستورین تاریخ

[illegible]

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے رب سے کہا کہ اگر میں نے تم کو پسند کیا تو تم کو میری طرف سے بھیج دو۔ اور اگر میں نے تم کو پسند نہیں کیا تو تم کو میری طرف سے نہ بھیج دو۔ اور اگر میں نے تم کو پسند نہیں کیا تو تم کو میری طرف سے نہ بھیج دو۔

عليه والہ وسلم کو سوا سگوارا جارت ہوئی اور اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم

حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں بھی سو فرمایا رسول خدا ﷺ نے اے ام سلمہؓ! روایت سے خبردار رہو

کوئی آنے نہ پاوے پھر اسی اثنا میں کہ دروازے پر ننگبان ٹھہرے یکا یک الہام حسین علیہ

السلام ہر دور انکار چلے گئے پھر کوئی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ

وَسَلِّمْ بِرَأْسِهِ رَسُوْلُ خُذَا صَلَّیْ اَللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنْتَا اَلُو دِیْنِ لَکَ

چوتھے ہے تب کہا انحضرت سے فرشتے نے آپ انکو پیار لے میں فرمایا ہاں فرشتے نے کہا اے اہل امت عقیقہ اللہ تعالیٰ

اور آپ چاہیں تو آئیو وہ مکان دکھا دوں جہاں یہ مارے جائیں گے سو آئیو لائے دکھائی دوں درازی پالو

یا مٹی سب سے بھر اس بالو کو حضرت ام سلمہؓ نے اسے کہہ کرے میں نے لدا تاہم نے کہ ام

بسم الله الرحمن الرحيم

يا أيها السيد قال لم وأوليتي فقامت في سحر

الحامو والبهم عندهم القضا بنت الحامو: والي فختت على

فلسفہ سائنس و فلسفہ
سین کے تئیں درسی باب ۱۱
صواعق محرقہ
شمار ۲
عالمی راوی کو کہ از سر
۱۲ محرم الحرام کی یاد تازہ کی

حدیثین خصائص بزرگی کا
 فایزہ اور کام میں
 مشغول ہو گئی ہیں جو پوری
 نظر رکھ کر لکھا دیکھوں
 ۲۸۰۰
 حدیثین
 ان کے بارے میں
 ان کے بارے میں

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِالْحُسَيْنِ فَوَضَعَتْهُ
 جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک دن حسین علیہ السلام کو لپکھ سوراخ دیا بیچ
 فِي فَخٍّ وَتَحَاكَمَتْ مِنْهُ الْمَقَاتِلَةُ فَاذْ أَعْيَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 حسین کو حضرت کی گود میں پھر جو میں دیکھوں کہ تو رسول خدا صلی اللہ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَهْرُيقًا مِنَ الدَّمْعِ فَقَالَ أَنَا بِي جَبْرِئِيلُ فَأَخْبَرَنِي
 علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو پھرتے ہیں مجھے فرمایا حضرت نے کہ مجھ کو جبرئیل نے خبر دی ہے
 أَنَّ أُمَّتِي تَقْتُلُ ابْنِي هَذَا وَأَنَا بِي بَرَكَةٍ مِنْ رَبِّي تَهْرُيقًا وَآخِرُ حَرْجِ
 کہ میری امت تمہارے بیٹے کو اور دی ہے مجھ کو جبرئیل نے ایسے نقش کی میں سنہ اور روایت کی ہے
 أَبْرَاهِيمَ وَابْنِ بَيْهَقٍ وَأَبُو نَعِيمٍ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 ابن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَضْطَجَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاسْتَبَقَتْهُ وَهِيَ خَاسِرَةٌ فِي بَيْدَةٍ
 علیہ وآلہ وسلم کے روتے سے سوئے تھے ایک دن کو جاگ پڑے اور آپ علیہ السلام نے اور آپ نے ہاتھ میں
 تَرَبُّعًا حَمَلًا يُقَلِّمُهَا قُلْتُ فَاهِذِي لِي التَّرَبُّعَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي
 سنہ میں بھی کہ اسکو اودھنے لگتے تھے میں نے پوچھا یہ کیا مٹی ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ جبردی مجھ کو
 جَبْرِئِيلُ أَنَّ هَذَا أَيْعَنُ الْحُسَيْنِ يَقْتُلُ بِأَرْضِ الْعِرَاقِ وَهَذِهِ رَتَبُهَا
 جبرئیل نے کہ حسین مارا جائیگا عراق کی زمین پر اور یہ مٹی دین کی ہے
 وَآخِرُ حَرْجِ الْبَيْهَقِ وَأَبُو نَعِيمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَيَّاذَنَ مَلَكُ الْمَطَرِ رَبَّةَ
 اور روایت کی ہے بیہقی اور نعیم نے انس سے کہ کہا اجارت مائی و لنتہ منہ بر سالہ والے نے
 أَنَّ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاذْنُ لَهُ فَدَخَلَ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کو اسکو اجارت ہوئی پھر آئے
 الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَقْعُ عَلَى مَنْبِكِ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 حسین علیہ السلام کو بھونکنے لگے منہ پر بھی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

تتميز في الحارة
فان ساكنين
فان ساكنين
فان ساكنين

[illegible][illegible][illegible]

وَسَبَّحُكَ بِمَلَكِيَّتِكَ اَوْ تَعْبُدُكَ بِقُوَّةٍ اَوْ تُسَمِّحُ لَكَ بِالْاِسْمَاءِ الَّتِي تَرْضَاهَا

بَرِّقَ فِي الْخُدُودِ كَبُورُهُ فِي عُلْيَا قَرْنَيْهِ وَحَدُّهُ خَيْرُ الْحُدُودِ

جب گیارہ انگلی ہر طرف سے اسکے من باپ تھے قرین کی زبان سے اسکا ناما جان سے بہتر

وَأَخْرَجَ أَبُو نَعِيمٍ مِنْ طَرِيقِ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ فَاسْمِعْنِي

اور روایت کی ابو نعیم نے طریق حبیب بن ثابت سے کہ حضرت ام سلمہ نے کہا میں نے نبین سے

نُوحَ الْجَنَّةِ مِنْ قَضَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا أَرَادَ

رونا جنوں کا جب سے انتقال ہوا چہرے سے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ آج کی رات تو میں نے سنا

ابْنِي أَقْدَقُ قَتْلٍ نَعْنَى الْحُسَيْنِ فَقَالَتْ لِمَا رَأَيْتَهَا خَرَجَتْ فَاسْأَلْنِي

کہ میرا بیٹا حسین شہید ہوا پھر کہ حضرت ام سلمہ نے اپنی لونڈی سے تو کہہ دیا کہ یہ لڑکی جو میرے

فَاخْبِرْنِي أَنَّهُ قَتِلَ وَإِذَا الْحَيَّةُ تَنَوَّحَ شَعْرُهَا بِأَعْيُنٍ فَابْتِهَلِي

پر معلوم ہوا کہ حسین شہید ہوئے اور میں یہ کہہ کر رونے لگی شہر ہر طرف سے جینا روئے تو اسے

جَعِدَ يَوْمَئِذٍ عَلَى الشَّهَادَةِ بَعْدِي عَلَى رَهْطٍ تَقُودُهُمْ

جسم + کون روئے گا میرے شہید ہونے کو پاس ظالم کے گھینٹے

لَلنَّاسِ يَا بِلَّيْ مُجَابِرِي مَلِكٍ عَهْدِي وَأَخْرَجَ أَبُو نَعِيمٍ عَنْ مَرْوَةَ

لانی + موت اسے واسے ان مسند زون کو کہ اور روایت کی ابو نعیم نے مزید

أَنَّ جَابِرَ الْخَضِرِيَّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ الْجَنَّةَ تَنَوَّحَ عَلَى الْحُسَيْنِ

بن جابر الخضر سے اسنے اپنی ماں سے کہ اسنے کہا میں نے جنوں کو روئے میرے بیٹے

وَهُوَ يَقُولُ شَعْرُ ابْنِي حَسَنًا هَبْلًا بَكَانَ حَسَنًا جَبَلًا

اور وہ کہتے تھے شہر ہوا شہید شادان حسین پورہ تیرے حسین کو مرنا اور حسین کے آخر

وَأَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكَرٍ عَنِ الْمُهَالِيِّ بْنِ عَمْرِو قَالَ أَنَا وَاللَّهِ لَيْتَ بَاسَ

اور روایت کی ابن عساکر نے مہال بن عمرو سے کہا کہ میں نے دیکھا دیکھا سر مبارک

الْحُسَيْنِ حِينَ حُمِلَ وَكَانَ يَدُ مَشْقُوبِينَ يَدُ الْمَوْتِ حِينَ حُمِلَ فَقَالَ

حسین علیہ السلام کو کہ لٹکویئے جاتے تھے نیز سے پلو میں شہر و مشق بین قتلہ کہ سوار کھینچتے تھے

خاندان جب یزید پدید فضل امام حسینؑ اور بہت حرمت اہل بیت نبویؐ سے فارغ ہوا تو اس غرور سے
انکی اشتدادت اور قساوت اور زیادہ ہوئی چنانچہ زنا اور لواطت اور بھائی بہن سے بیاہ اور سود وغیرہ
منہیات شرعیہ کو اپنے محمد بن عبداللہ رواج دیا اور سلم بن عقبہ کو بارہ ہزار یا بیس ہزار آدمیوں کے ساتھ
واسطے تاخت و تاراج مدینہ منورہ کی بھیجے۔ دین نکال کر شہر طبرک کے رہنے والے قتل اور لوٹ مار کے قتل عام سے
صحابی قریشی صاحب و جاہت اور عوام الناس اور لڑکے ملاکے دہل ہزار آدمیوں سے زیادہ شہید کیے اور کربلا
کو بندھی کر لیا اور عورتوں کو لشکر والوں پر مبلح کر دیا اور ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کا گھر لوٹ لیا اور سجدہ نبویؐ
کے ستونوں میں گھڑے باندھے چنانچہ گھڑوں نے منبر اور قبر شریف کے درمیان کا مکان پیشاب اور لیس سے
سجس کیا اور تین دن تک مسجد شریف میں لوگ نماز نہ پڑھ سکے۔ شرف منورہ فقط سعید بن مسیبؓ کے دھان
حاضر رہے اور کیا کیا کچھ اعمال قبیح کہ انس مسجد مقدس اور شہر مطہر میں یزید والوں نے نہیں کیے۔ انہیں
حکم کی اسکی تفصیل سے عاجز ہوا و خبیث کے کہ نہ عظیمہ نہ شگداریا کہ محسن جو عہد قہر م کا پتہ نہ ہو سکتا اور نہ
مسجد الحرام کے ٹوٹ گئے اور لباس خانہ کو جلادیا اور کچھ کے دروازے کے برہنہ کو ان کے
تور میں جلادیا کہنے دن بیت اللہ بے لباس اور وہاں کے رہنے والے نہایت اذیتاں اور اس
میں رہے باجملہ وہ بلجخت تین برس اور سات مہینے سخت حکومت پر سلطنت کر کے یہاں سے بیت اللہ
سے نہ چوٹھ بھری میں جسد انس بلیہ کے حکم سے کیجی کی میری ہوئی اسیدان شہر حصر میں حکم کے
شہر دن میں سے اٹالیس برس کی عمر میں واصل جنم ہوا۔ ان کا مدہ جب مختار بن ابی بکر بنی تغلبہ
کی سلطنت میں کوفہ پر غالب ہوا پہلے اپنے خواص خاص و مخیرین کے بلانے کو بھیجا ابن حد کا بیٹا
حفص نامے حاضر ہوا اختیار نے پوچھا کہ تیرا باپ کہاں ہوا ہے کہا کہ خانہ نشین ہو تخت رسد کہ
کہ اب کیونکر حکومت رسے سے دست بردار ہو کے گھر میں بیٹا امام سید کے قتل کے دن کربلا
خانہ نشینی نہ خستیا کی بعد اسکے حکم دیا کہ عمر بن سعد اور اسکے بیٹے اور عمر کی گردن مارین اور اسکے
سروں کو حضرت محمد بن حنفیہؓ پاس بھیج دیا پھر حکم عام دیا کہ جو کوئی سرکار کر بلا میں شریک ہو مرتد کا تھا
اسکو جان پاؤ مار ڈالو یہ حکم اسکے سب کوفہ والے اصرے کو بھانکے اور لشکر مختار سے انکا تہذیب کیا

احسبوا انکم لایدرکونہ لاش کو یا یا او۔ ار کا گندارت یا جب خولی بڑی زریہ کو قید کر کے
 منہ سے نہ پٹے ایک یوں اس کے سر کاٹ ڈالے پھر اسکو سدلی چڑھا یا پھر اسکو
 رکتا کر کے۔ ملا با بر طام سے نہ کیے انکار۔ یہ کو طوطا کے خدا سے مارا صدمہ یہ قدر
 سے مارا۔ یہ جو نہ رہا۔ یہ اب اس کے نہ بقیہ میں نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔
 نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔
 کو قتل کر کے پکا جیدہ شد بن رہا کی نکال میں رہا۔ یہ نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔
 ساتھ میں خوار و سوار رہا۔ یہ نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔
 کے مقابلے کو جب براہیم سے مدد مل گیا۔ یہ نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔ یہ نہ رہا۔
 منسل سے اس سے۔ قہار کیا سچ سے شام تک خوب رانی ہوئی قریب شام کے ابراہیم کی فوج سے
 لشکر ابن ریا کو شکست دی جب ابن ریا کے ہمراہی جمائے ابراہیم نے خاک کیا۔ یہ کس کی فوج کی
 سے پاوین زندہ نہ چھوڑے چنانچہ بہتوں کو جان مار ڈالا اور ابن ریا کو بھی مارا گیا ابن ریا کا رکات
 کے لشکر والوں نے ابراہیم پاس ماض کر کیا ابراہیم نے مختار پاس کوٹے میں بھیجا اور ایا جب ابن ریا کا
 کوٹے میں پہونچا مختار نے دلا لادہ کوٹے میں محفل کو آراستہ کر کے کوٹے والوں کو جمع کیا اسوقت
 سے ناسبارک ابن ریا بد نہاد کا منگو کے کہا ای اہل کو فہ دیکھو کہ خون احسن امام حسین علیہ السلام
 ابن ریا کو زور سے پٹا پٹا کر سچ کی کتا بوں میں لکھا ہے کہ مختار کی لڑائی میں ستر ہزار اہل شام مارے گئے
 اور یہ واقعہ شہر جبرجی میں چھ برس واقعہ کر بلا کے بعد آشور کے من واقعہ ہوا قاتلہ تیزی
 کی صحیح روایت میں درود ہے کہ جب ابن ریا داور اسکے سردار دن کے سر مختار پاس لاکے رکھے گئے
 یکایک ایک سانپ بڑا سا ظاہر ہوا کہ لوگ اسے دیکھ کے ہٹ گئے سنا یہ سب سروں میں عبید اللہ ابن زیاد
 کے سر پاس آ کے اسکے تنہوں میں لگا اور نحوڑی دیکھ کر کے اسکے منہ سے نکلا پھر اسکے منہ میں گھسا اور شہتے
 سنہ کھلا اس طرح تین بار سانپ نے آمد و رفت کی پھر غائب ہو گیا اسکا صال ابن زیاد اور ابن سعد و شمر ذی الجوشن
 و قیس بن اشعث گندی آؤ خولی بن زریہ اور سان بن النخعی آؤ عبد اللہ بن قیس آؤ زریہ بن مالک آؤ باقی

اشقیاء طرح کی عقوبتوں سے قتل ہوئے اور انکی لاشوں کو اسطرح گھوڑان کے سون سے روند کر
 پڑیاں چورچوہو کر خاک سے برابر ہوئیں یہ تاریخ والوں کو اس امر میں اختلاف ہے کہ ابن سعد و غیر
 ابن زیاد سے پہلے مارے گئے یا پہچے پہنچے سے ہو حاکم کی حدیث میں : مدہ توفیق حقیقی کا گذر کا امام حسین علیہ السلام
 کے عرض شریف اور شہرہ زار ترقی مارے جاؤ گئے موصوفی ہو آخر آخر مختار کے عقبہ سے میں نسا ایا
 اور اسکو بیٹھ ہوا کہ انکی طرف وحی آتی ہو اور قدرت تعزیر بن اکتیفہ وہی مہدی موعود ہیں اور جب
 قبضہ اسکا کرنے اور اسکے اطراف اور جانب پر خوب ہو گیا تو لشکر داعیہ عراقی کا عبداللہ بن زبیر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پیدا ہوا جب عبداللہ بن زبیر کو یہ حال معلوم ہوا اذھون نے بھی اپنے بھائی حبیب
 بن بکر کو جو بصرے کے حاکم تھے اسکے مقابلے کے واسطے سین کیا دین صعب بصری سے لڑائی کے ارادے پر
 روانہ ہوئے تو صعب اور مختار میں خوب جدال اور قتال ہوا آخر الامر فتح صعب بن زبیر کو نصیب ہوئی اور
 مختار اس معرکہ میں مارا گیا اور صعب بن زبیر کو نے پتھاروں سے ہونے آخبر کو عبداللہ بن زبیر
 زبیر پر چڑھ آیا اور صعب بن زبیر اور ابراہیم بن ابیہ اشتر کو سترہ ہجری میں قتل کیا فائدہ
 عبداللہ بن عمرو لیش سے روایت ہو کہ عجب اتفاق ہو کہ میں نے دارالامارۃ کو نے میں پہلے
 امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک دیکھا کہ عبداللہ بن زیاد کے سامنے دایہنی طرف ایک سپر پر رکھا تھا وہ
 ابن زیاد کا سر دیکھا کہ آگے مختار کے رکھا تھا چہرہ میں مختار کا سر دیکھا کہ صعب بن زبیر کے سامنے رکھا تھا
 چہرہ میں صعب بن زبیر کا سر دیکھا کہ عبداللہ بن زبیر کے رکھا تھا ابن عمرو لیشی نے کہا جب میں نے یہ حال
 عبداللہ کے آگے بیان کیا وہ کہنے لگا خدا تجھ کو یہاں پہنچاؤں سر نہ دیکھا وہ اور اس دارالامارۃ
 کی شامت سے ڈر کر اسی وقت اسے کھدوا ڈالا قصہ کوتاہ جب عبداللہ نے صعب بن زبیر
 فتح پائی چاہا کہ فوج عبداللہ بن زبیر کے مقابلے کو لے میں بھیجے لوگوں نے عذر کیا کہ حرم محرم
 میں جدال اور قتال حرام ہو وہاں جا کر کیونکر لڑیں آخر ایک دن حجاج بن یوسف نے
 عبداللہ کے سامنے آگے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ عبداللہ بن زبیر کا سر
 میں نے کاٹ لیا عبداللہ نے جانا کہ حجاج کے جانے کو عبداللہ بن زبیر کے مقابلے میں

تیار ہوا جسے جلد ایک لشکر حجاج کے پاس نام کر کے مکہ معظمہ کی طرف روانہ کیا حجاج اصل
طالب کار بنے والا تھا اسنے دیان آ کے اور فوج جمع کر کے متوجہ مکہ کا ہوا اور دیان سرگرم
اور جدال کا ہوا اور بالکل آداب مکہ معظمہ اور حرم محترم کے چھوڑ کے نہایت بے ادبیوں اور
گستاخیوں پر مکر باندھی یہاں تک کہ تمام حرم محترم کو شہید دن کے خون سے رنگیں کیا
اور عبداللہ بن زبیر کو بھی شہید بہتر یا تتر ہجری میں شہید کیا بعد اُس کے سولی چڑھایا پھر سولی سے
اُتر داکے یہودیوں کی قبروں میں ڈلوادیا بعد اُطی کرنے اس مرحلے کے حکومت ہر دانیوں کی شاہ
ادعراق اور محاذ میں جم گئی اور سب سلطنت اُنکی ترستی برس چار عیسے رہی ۱۲ ہجری الشہادتیں
اور صواعق محرقہ اور اشاعت الاشرار السامیہ

خاتمة المطبوع

حمد وثنا ایسے خالق کو زیبا ہو کہ محمد مصطفیٰ سا رسول پیدا کیا اور کمال شہادت اُنکے دونوں بیٹوں کو دیا
کریم رسالہ عمر الشہادۃ میں تصنیف مولانا شاہ غیب العزیز دہلوی اور ترجمہ اردو مولوی خرم علی اور
ترجمہ مولانا محمد سلامت اللہ کہ نام اُس ترجمہ کا تحریر الشہادۃ میں ہوا و مرزا حسن علی مرحوم کے فوائد صواعق محرقہ
واشرار السامیہ و رختہ الاحباب وغیرہ سے زیب حاشیہ کیا ہوا دل بار شہادت ہجری میں مطبع مصطفائی میں مصطفیٰ خان
اور دوسری بار مطبع نظامی واقع کانپور میں عبدالرحمن خان نے شہادت ہجری میں دہلی میں بار مطبع اسدی میں
حافظ محمد عبداللہ خان نے شہادت ہجری میں چھاپ کر نقد سعادت بدست فتحاریا اور چوتھی بار مطبع فیض آباد و حیدر
آباد میں یہ مطبع پائی تھی خریداران شائق نے دست بدست بکمال فوق و شوق خرید کیا پانچویں بار پھر مکتبہ شمس الملکیان
نامی کے چھاپا خریداران شائق نے خرید کیا اسی مطبع سبب فرط تمنا سے خریداران بام حجاب لاہور صاحب
مرآت و کرم مشہور نزدیک و جناب خشی نول کشور صادقہ ام اللہ اقبال الفرج دہلی کے ماہی شمس مطبع شہر شہان
میں علیہ صحت و لباس خوش خطی سے قامت زیبایہ طبع نے آراستگی پائی اور مطبع طبائع اہل جہان ہوتی

